



سوال

(330) کیا مردے سنتے ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مردے سنتے ہیں یا نہیں؟ اگر سنتے ہیں تو: "تم کَنُومَیۃ العزوس والی حدیث کا کیا مطلب ہے؟ (مرسلہ: ابوالسحاق عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ شمسیہ، ویروال مسجد اہل حدیث متصل تقانہ۔ ضلع امرتسر)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آیت: اِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْكُفْمَیۡنِ اور آیت وَ مَا اَنْتَ بِسَمْعٍ مِّنْ فِی الْقُبُورِ سے صریح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ مردے سنتے نہیں ہیں۔ اور اسی کی تائید حدیث ثَمَّ كَنُومَیۡةِ الْعَزُوسِ دلسن کی طرح سو جا" سے بھی ہوتی ہے،

لیکن بعض احادیث صحیحہ سے خاص اوقات و مواقع میں مردوں کا سننا ثابت ہے، جیسے حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، جس میں یہ لفظ واقع ہے:

"وَ اِنَّهُ یَسْمَعُ فَرَجَ نَعْلِهِمْ" [1] (رواہ البخاری)

"وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے"

اور جیسے حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، جس میں یہ لفظ واقع ہے:

"مَا اَنْتُمْ بِسَمْعٍ لَّا تَأْتُونَ بِمَعْنَى" [2] (رواہ البخاری ایضاً)

"تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے"

اور جیسے حدیث بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، جس سے یہ لفظ واقع ہے:

[3] (رواہ مسلم)

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطعمہم اذا خرجوا الی القابر" السلام علیکم اہل الدیار



جب وہ قبرستان جانے کا ارادہ کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے: "اے کھرو! تم پر سلامتی ہو۔۔۔ الخ"

پس دونوں آیات مذکورہ بالا اور ان احادیث کے درمیان جمع و توفیق کی صورت یہ ہے کہ مزدے سنتے نہیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی خاص وقت یا کسی خاص موقع میں ان کو سنانا چاہتا ہے تو وہ سن لیتے ہیں۔

تفسیر فتح البیان مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب (7/85) میں ہے:

"وطاہر نفی سماع المونی العموم فلا یخص منه الا ما ورد بدلیل لما یثبت فی الصحیح انہ صلی اللہ علیہ وسلم خطاب الصغیری فی قلیبہ بدر فضیل لہ زیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما معکم اجساد الا ارواح لہا؟ وکذک ما ورد من ان المیت یسمع خلق کمال المیتین لہ اداء النضر فوا انہ یسقی"

"مردوں کے سننے کو نفی کا ظاہری مفہوم اس کا عموم ہے، اس سے صرف وہی خاص ہو سکتا ہے، جو دلیل کے ساتھ وارد ہوا ہو، جیسا کہ صحیح بخاری میں ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے ایک کنوئیں میں پڑے ہوئے مقتولین سے خطاب کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسے جسموں سے کلام کر رہے ہیں، جن میں روحوں نہیں ہیں؟ اسی سلسلے میں جو یہ وارد ہوا ہے کہ مردہ اس وقت رخصت کرنے والوں کے جو توں کی آہٹ کو سنتا ہے، جب وہ اسے رخصت کر کے واپس لوٹتے ہیں"

فتح الباری شرح صحیح بخاری (5/704) میں ہے:

وقال بن التین: (لامعارضینہ بین حدیث ابن عمر والآیۃ لان المونی لا یسمعون بلائک، لکن اداء اللہ لاسماع مالہ من من سناہ السماع لم یسمع) کتولہ تعالیٰ:

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ إِلَى قَوْلِهِ فَأَلْزَمْنَا طُغْيَانًا تَلَوْنَهَا الْأَيَّةُ النَّهْيُ

"ابن التین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اور آیت میں کوئی تعارض نہیں ہے، کیوں کہ بلاشبہ مردے نہیں سنتے ہیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ اس کو سنانے کا ارادہ کرے، جو سنانا نہیں کرتا تو اس میں کوئی مانع اور رکاوٹ بھی نہیں ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ (الاحزاب: 72)

"بے شک ہم نے امانت کو (آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے) پیش کیا اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

فَأَلْزَمْنَا طُغْيَانًا تَلَوْنَهَا... ۱۱ ... سورة فصلت

"تو اس نے اس سے اور زمین سے کہا کہ آؤ خوشی یا ناخوشی سے"

اس مسئلے کے متعلق میرا ایک مضمون فتاویٰ نذیریہ (413، 412، 1/411) میں بھی درج ہے، اس کو بھی دیکھ لینا چاہیے۔ ہذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم۔

[1] - صحیح البخاری رقم الحدیث (1273) صحیح مسلم رقم الحدیث (2870)

[2] - صحیح البخاری رقم الحدیث (1304) صحیح مسلم رقم الحدیث (2873)

[3] - صحیح مسلم رقم الحدیث (975)



هداماعنذىواللدا علم بالصواب

فتاوى علمائے حدیث

جلد 04